بیخود دیدار کی تربت میں میلا کیوں نہ ہو
ان کے جلوے کا تماشائی تماشا کیوں نہ ہو

خواہشیں اپنی فدا کر دے رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں چاہنے والے کا چاہا کیوں نہ ہو

برکاتِ فاتحہ

مزار: مخدومہ معظمہ باجی صاحبہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا

ناشر: عسکری اکیڈمی
چمنِ فاطمی خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی
درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)

ANJUMAN RAZA E HABIB
صلى الله عليه وسلم
CHISHTI HASHMATI ACADEMY
BURHANPUR SHAREEF MP

LIONS OF SUNNAH IN BURHANPUR
سنان رضا خان
Anjuman Raza-E-Chishti
Hashmati Academy

1
برکاتِ فاتحہ
بموقع
پہلا سالانہ عرس پاک
مخدومہ معظّمہ باجی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
15 صفر المظفر 1443ھ
مطابق
23 ستمبر 2021ء بروز جمعرات
ناشر
عسکری اکیڈمی
چمن فاطمی خانقاہ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی
درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت، حشمت نگر، پیلی بھیت شریف
Mob 9760863598 - 8839247297

فہرست مضامین

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آپ کے ہاتھ میں ''برکاتِ فاتحہ'' نامی رسالہ ہے جس کا تعلق ایصالِ ثواب سے ہے یعنی مسلمان کے دُنیا سے جانے کے بعد اگر اُس کے گھر اور خاندان والوں کو توفیق ہوتی ہے تو ایصالِ ثواب کی خاطر تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کی فاتحہ دِلا کر یا دیگر امورِ خیر کے ذریعے ایصالِ ثواب کرتے ہیں مگر یہ سب کچھ جانے والے کے حق میں اُس وقت نفع بخش ہے جبکہ جانے والا ایمان پر گیا ہو۔ اگر خدانخواستہ معاذ اللہ ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو گھر والے لاکھ محفلیں کرا دیں، کروڑوں ختم شریف پڑھوا دیں کچھ کار آمد نہیں۔ لہٰذا اے میرے پیارے سُنّی بھائیو! سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ایمان کی فکر کرو کہ وہ ہے تو سب ہے، وہ نہیں تو کچھ نہیں۔ ہر ایسے کام سے، ہر ایسے کی صحبت سے، ہر ایسے کے ساتھ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہونے سے، ہر ایسی مجلس میں شرکت سے، ہر ایسے مولوی نما، مفتی نما اور پیر نما لوگوں سے بچو جس سے ایمان جانے کا

خطرہ ہو یا قبر و آخرت کی طرف سے بے فکری ہوتی ہو۔ خاص طور سے کفار و مرتدینِ زمانہ وہابیوں، دیوبندیوں، اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلدوں، رافضیوں اور صلح کلیوں سے دور رہیں کہ ایسوں کے تعلق سے ہمارے اور آپ کے آقا عالم ماکان و مایکون بالمؤمنین رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

اِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ یعنی اُن سے دور رہو اور اُنہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر ۱۶)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ** یعنی اے نبی تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان

میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اُتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ یعنی تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اُسے اس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

(بخاری شریف، حدیث نمبر ۱۵)

قرآن شریف کی اس آیت مبارکہ اور اس حدیثِ پاک نے صاف صاف بیان فرما دیا کہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔ اب آپ اس حدیث پاک کو پڑھ کر اپنے شب و روز اور اپنی زندگی کے اوراق کو پلٹ کر دیکھیں کہ اِس حدیثِ پاک کے معیار کے مطابق ہم کس خانے میں جا رہے ہیں۔ مناسب

سمجھتا ہوں کہ امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبارت پیش کروں جو آپ نے اِس حدیث پاک کو نقل فرما کر تحریر فرمائی ہے:

کاش مسلمان اتنا ہی کریں کہ اللہ و رسول کی محبت و عظمت کو ایک پلہ میں رکھیں اپنے ماں باپ کی الفت و عزت کو دوسرے میں۔ پھر دشمنان و بدگویانِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اتنا ہی برتاؤ کریں جو اپنی ماں کو گالیاں دینے والے کے ساتھ برتتے ہیں تو یہ صلح کلی، یہ بے پرواہی، یہ سہل انگاری، یہ نیچری ملعون تہذیب سدِّ راہِ ایمان نہ ہو ورنہ ماں باپ کی محبت وعزت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت و عزت سے زائد ہو کر ایمان کا دعویٰ محض باطل اور اسلام قطعاً زائل۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعالیٰ: الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یعنی کیا لوگ اس گھمنڈ میں پڑ گئے کہ وہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے، چھوڑ دئے جائیں گے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔

زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں اللہ و رسول کی

محبت و عظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرادیتی ہیں کہ کون اس دعویٰ میں جھوٹا اور کون سچا۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۱۷۷)

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

دشمن تین ہیں

سیدی آقائی مولائی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ الکریم فرماتے ہیں:
''اَلْاَعْدَاءُ ثَلٰثَةٌ عَدُوُّکَ وَعَدُوُّ صَدِیْقِکَ وَصَدِیْقُ عَدُوِّکَ'' دشمن تین ہیں ایک تیرا دشمن ایک تیرے دوست کا دشمن اور ایک تیرے دشمن کا دوست۔ یوہیں اللہ عزَّ وجَلَّ کے دشمن تینوں قسم ہیں ایک تو ابتداءً اُس کے دشمن وہ کافرانِ اصلی ہیں ''فَاِنَّ اللہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ'' دوسرے وہ کہ محبوبانِ خدا کے دشمن ہیں جیسے دیوبندیہ، مرزائیہ، وہابیہ، روافض۔ تیسرے وہ کہ ان دشمنوں میں کسی کے دوست ہیں۔ یہ سب اعداء اللہ ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(الملفوظ شریف، حصہ دوم، صفحہ ۷۸، ۷۹)

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

موت کے وقت کلمہ پڑھنا کیوں دشوار ہوا

یہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیں کہ بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے موت کے وقت کیا دشواری پیش آتی ہے۔ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی، اس نے کہا نہیں کہا جاتا، پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں یہ کہتے ہیں تو اُن کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اُٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔ جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بُرا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو یہ لوگ (وہابی، دیوبندی) تو اللہ جلَّ وعلَا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بُرا کہتے ہیں ان کی تنقیصِ شان کرتے ہیں انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں

اُن کے پاس بیٹھنے والے کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے ۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ (ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔) (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۲۱، صفحہ ۲۷۹)

اندھیرا گھرا کیلی جان دم گھٹتا دل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

موت کو یاد کر کے ذرا سوچیں تو سہی کہ جب وقت آچکا ہوگا تو کوئی بچا نہیں سکتا اور سوچیں کہ موت کی سختی کا عالم کیا ہوتا ہے دیکھیں حضور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حدیث میں ہے ہر جھٹکا موت کا ہزار ضرب تلوار سے سخت تر ہے ملائکہ دبوچے بیٹھے رہتے ہیں ورنہ آدمی تڑپ کر نہ معلوم کہاں جائے۔ (الملفوظ شریف، حصہ چہارم، صفحہ ۴۹)

مگر عُشاقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان ہی علیحدہ ہوتی ہے کہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں اور عاشق موت کا انتظار کرتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا

برادرِ اعلیٰ حضرت استاذ زمن علامہ حسن بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

جب تِری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے

حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

پس مردن ہے وعدۂ دیدار
شوق جینے کا کیا کرے کوئی

حضرت آسی غازیپوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسیؔ
کہ شبِ گور ہے کس گل سے ملاقات کی رات

☆☆☆

انکشافِ نجدیت

از: استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک منہ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری

بلکہ کذاب کیا تونے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین وبہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یاد خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا
اف جہنم کے گدھے اف یہ خرافت تیری
ان کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقت نماز
ماری جائے گی ترے منہ پہ عبادت تیری
ہے کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خواری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری
ہنس کی چال تو کیا آتی گئی اپنی بھی
اجتہادوں ہی سے ظاہر ہے حماقت تیری
کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے
یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
تیری اٹکے کے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اگلنے لگے ملت تیری
عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری
اسی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری

ترجمہ اس کا ہوا تقویت الایمان نام
جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری
واقف غیب کا ارشاد سناؤں جس نے
کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری
زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری
ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے
سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری
ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر
آج اس تیر کی نخچیر ہے سنگت تیری

اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑکر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے
کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
مِرے پیارے مِرے اپنے مِرے سنی بھائی
آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن انصاف بھی کر
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطان لعیں کے پیرو
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت ونعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں
جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا
اپنے آرام سے پیاری جنھیں صورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں
کس لیے اس لیے کٹ جائے مصیبت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی
اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تونے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
ان کے دشمن کو اگر تونے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعوٰی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
ان سے عشق ان کے عدو سے ہو عداوت تیری
اہلسنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

☆☆☆

☆

استغاثہ

از: حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی ابوالفتح عبیدالرضا
محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری
برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مدد کا وقت ہے اے سید خیر الوریٰ اٹھئے
ہوا اعدا کا نرغہ اے حبیب کبریا اُٹھئے

ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امت ہے شہ ہر دوسرا اُٹھئے

لگایا آپ نے جس پودے کو دست مبارک سے
اُسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اُٹھئے

وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا
اجاڑا جارہا ہے اب تو اے ابر سخا اُٹھئے

تمہارے نام لیوا مشرکوں سے تنگ آئے ہیں

ستم کی تیغ سے کٹتا ہے بندوں کا گلا اُٹھئے

رسول ہاشمی اُٹھئے خبر لیجئے غلاموں کی

مسلمانان عالم ہیں بلا میں مبتلا اُٹھئے

کہیں بھی اب مسلمانوں کو آسائش نہیں حاصل

غرض اسلام کی دنیا میں ہے محشر بپا اُٹھئے

بتان ہند لوٹے لیتے ہیں ایمان کی دولت

حضور اب دن دہاڑے لٹ رہا ہے قافلہ اُٹھئے

حسینیوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے

مدد فرمایئے اے دافع کرب وبلا اُٹھئے

وہ دین پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں

مٹایا جارہا ہے اے شہید کربلا اُٹھئے

مسلماں ہوگئے بے دست وپا مظلوم اور بیکس

مدد فرمایئے اے خالد سیف خدا اُٹھئے

وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا
تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھیے

ہجوم واشیاں ہے ہر طرف سے اہلسنت پر
عَزُومٌ قَاتِلٌ سیّاف سیفِ کبریا اُٹھیے

تمھیں ہو بادشاہ ہند رحمت ہو غریبوں پر
مرے اجمیری خواجہ اے معین و رہنما اُٹھیے

عبیدؔ خستہ کی فریاد سن لو قادری دولہا
خدا کے واسطے یامرشدی احمد رضا اٹھیے

صلح کل کی مصیبت سے بچا لو اے مرے آقا
رضا کے واسطے یا مرشدی شیر رضا اٹھیے

☆☆☆☆
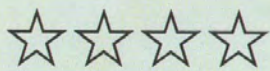
چالیسویں کے کھانے کے تعلق سے
حضور اعلیٰ حضرت کا اہم فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص مرے اور اُس کے گھر والے چہلم کا کھانا پکائیں اور جو برادریا غیر ہوں اُن سے کہیں کہ تمہاری دعوت ہے تو وہ دعوت قبول کی جائے یا نہیں؟ اور کھانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: اَللّٰھمّ ھِدایۃ الحق والصواب: عرف عام پر نظر شاہد کہ چہلم وغیرہ کے کھانے پکانے سے لوگوں کا اصل مقصود میت کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے، اسی غرض سے یہ فعل کرتے ہیں۔ ولہٰذا اُسے فاتحہ کا کھانا، چہلم کی فاتحہ وغیرہ کہتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں: وارد ست کہ مردہ دریں حالت مانند غریقے است کہ انتظارِ فریادرسی می برد وصدقات وادعیہ وفاتحہ دریں وقت بسیار بکار اومی آید، ازیں ست کہ طوائف بنی آدم تا یک سال وعلی الخصوص تا یک چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمایند۔

(یعنی) وارد ہے کہ مردہ اس حالت میں کسی ڈوبنے والے کی طرح فریادرسی کا منتظر ہوتا ہے اور اُس وقت میں صدقے، دعائیں اور فاتحہ

اُسے بہت کام آتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ لوگ مرنے سے ایک سال تک خصوصاً چالیس دن تک اس طرح مدد پہنچانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔(ت)

اور شک نہیں کہ اِس نیت سے جو کھانا پکایا جائے مستحسن ہے اور عندالتحقیق صرف فقراء ہی پر تصدق میں ثواب نہیں بلکہ اغنیاء پر بھی مورثِ ثواب ہے۔ حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: فِیْ کُلِّ ذاتِ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ ہر گرم جگر میں ثو ب ہے۔ یعنی زندہ کو کھانا کھِلائے گا ، پانی پلائے گا ثو ب پائے گا۔ اَخْرَجَہُ الْبُخارِیُ وَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ (سے بخاری ومسلم نے حضرت بو ہریرہ سے، مام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے، اور ابن ماجہ نے حضرت سر قہ بن مالک سے روایت کیا رضی اللہ تعالٰی عنہم ۔ت) حدیث میں ہے حضور قدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فِیْمَا یَاکُلُ ابْنُ اٰدَمَ اَجْرٌ وَ فِیْمَا یَاکُلُ السَّبُعُ اَوِالطَّیْرُ اَجْرٌ۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَ صَحَّحَ سَنَدَہٗ ۔ جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے، جو پرندہ کو پہنچے اس میں ثواب ہے۔ (حاکم نے اسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا اور اس کی سند کو صحیح کہا۔ت) بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

فرماتے ہیں: مَا اَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَ مَا اَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَ مَا اَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ وَ مَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ۔ اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُ فِي الْكَبِيْرِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ۔ جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے ور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ (سے مام احمد نے مسند میں اور طبرانی نے کبیر میں بسند صحیح حضرت مقدام بن معدیکرب رضی للہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

رد لمحتار میں بحر الرائق سے ہے صَرَّحَ فِي الذَّخِيْرَةِ بِاَنَّ التَّصَدُّقَ عَلَى الْغَنِيِّ نَوْعُ قُرْبَةٍ دُوْنَ قُرْبَةِ الْفَقِيْرِ ۔ ذخیرہ میں صراحت ہے کہ غنی پر صدقہ کرنا یک طرح کی قربت ہے جس کا درجہ فقیر پر تصدق کی قربت سے کم ہے۔ درمختار میں ہے: اَلصَّدَقَةُ لَا رُجُوْعَ فِيْهَا وَلَوْ عَلٰی غَنِيٍّ لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ فِيْهَا الثَّوَابُ ۔ صدقہ سے رجوع نہیں ہوسکتا اگرچہ غنی پر ہو اس لئے کہ اس کا مقصود ثواب ہوتا ہے۔ (ت) اسی طرح ہدایہ وغیرہ میں ہے۔ مجمع بحار الانوار میں توسط شرح سنن ابی داوٗد سے ہے: اَلصَّدَقَةُ مَا تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ اَیْ غَالِبُ اَنْوَاعِهَا كَذَالِكَ فَاِنَّهَا عَلَى الْغَنِيِّ جَائِزَةٌ عِنْدَنَا يُثَابُ بِهٖ

بِلَا خِلَافٍ۔ صدقہ وہ ہے جو تم فقراء پر تصدق کرو۔ یعنی صدقہ کی اکثر قسمیں فقراء ہی پر ہوتی ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک غنی پر بھی صدقہ جائز ہے بلاخلاف۔ اس پر وہ مستحق ثواب ہے۔ (ت)

اور مدارِ کار نیت پر ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ تو جو کھانا فاتحہ کے لئے پکایا گیا ہے بلاتے وقت اُسے بلفظ دعوت تعبیر کرنا اس نیت کو باطل نہ کرے گا، جیسے کسی نے اپنے محتاج بھائی، بھتیجوں کو عید کے کچھ روپیہ دل میں زکوٰۃ کی نیت اور زبان سے عیدی کا نام کرکے دیئے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ عیدی کہنے سے وہ نیت باطل نہ ہوگی کَمَا نَصُّوْا عَلَیْہِ فِیْ عَامَّۃِ الْکُتُبِ (جیسا کہ عامۂ کتب میں علماء نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ ت) معہٰذا اپنے قریبوں عزیزوں کے مواسات بھی صلۂ رحم وموجبِ ثواب ہے اگرچہ وہ غنیا ہوں وَقَدْ عُرِفَ ذٰلِکَ فِی الشَّرْعِ بِحَیْثُ لَا یَخْفٰی اِلَّا عَلٰی جَاھِلٍ (جیسا کہ شریعت میں یہ ایسا معروف ہے کہ کسی جاہل ہی سے مخفی ہوگا۔ ت) اور آدمی جس امر پر خود ثواب پائے وہ کوئی فعل ہو اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتا ہے، کچھ خاص تصدق ہی کی تخصیص ہی نہیں، کَمَا تَبَیَّنَ ذٰلِکَ فِیْ کُتُبِ اَصْحَابِنَا رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (جیسا کہ ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں یہ روشن ہوچکا ہے۔ ت) امام عینی بنایہ میں فرماتے ہیں: اَلْاَصْلُ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً اَوْ صَوْمًا اَوْ صَدَقَۃً اَوْ غَیْرَھَا ش کَالْحَجِّ وَ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالْاَذْکَارِ وَ زِیَارَۃِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الشُّھَدَاءِ وَ الْاَوْلِیَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ وَ تَکْفِیْنِ الْمَوْتٰی وَ جَمِیْعِ اَنْوَاعِ الْبِرِّ

وَالْعِبَادَةِ كَالزَّكٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعُشُوْرِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَحْوِهَا اَوْ بَدَنِيَّةً كَالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْاِعْتِكَافِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ اَوْ مُرَكَّبَةً مِّنْهُمَا كَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ وَفِي الْبَدَائِعِ جُعِلَ الْجِهَادُ مِنَ الْبَدَنِيَّاتِ وَفِي الْمَبْسُوْطِ جُعِلَ الْمَالُ فِي الْحَجِّ شَرْطَ الْوُجُوْبِ فَلَمْ يَكُنِ الْحَجُّ مُرَكَّبًا قِيْلَ هُوَ اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ وَلِهٰذَا لَا يُشْتَرَطُ الْمَالُ فِيْ حَقِّ الْمَكِّيِّ اِذَا قَدَرَ عَلَى الْمَشْيِ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَاِذَا جَعَلَ شَخْصٌ ثَوَابَ مَا عَمِلَهُ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى اٰخَرِ يَصِلُ اِلَيْهِ وَيَنْتَفِعُ بِهٖ حَيًّا كَانَ الْمَهْدِيُّ اِلَيْهِ اَوْ مَيِّتًا اه وَ نَقَلْنَا عِبَارَةَ الشَّرْحِ بِطُوْلِهَا لِمَا فِيْهَا مِنَ الْفَوَائِدِ۔ اصل یہ ہے کہ انسان اپنے کسی عمل کا ثوب دوسرے کے لئے کرسکتا ہے، نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا اس کے علاوہ، ہدایہ۔ جیسے حج، تلاوت قرآن، ذکار، نبیاء، شہداء، اولیاء ورصالحین کے مزرات کی زیارت، مردے کو کفن دینا، ورنیکی وعبادت کی تمام قسمیں جیسے زکوٰۃ، صدقہ، عشر، کفارہ اور ان کے مثل مالی عبادتیں، یا بدنی جیسے روزہ، نماز، اعتکاف، تلاوت قرآن، ذکر، دعا۔ یا دونوں سے مرکب جیسے حج ورجہاد۔ اور بدائع میں جہاد کو بدنی عبادتوں سے شمار کیا ہے ورمبسوط میں مال کو حج کے وجوب کی شرط بتایا ہے تو حج مالی وبدنی سے مرکب نہیں بلکہ صرف بدنی عبادت ہوا۔ کہا گیا یہی درستی سے زیادہ قریب ہے۔ اسی لئے مکی کے حق میں مال کی شرط نہیں جبکہ وہ عرفات تک پیادہ جانے پر قادر ہو، تو جب مذکورہ عبادات میں سے اپنی ادا کی ہوئی کسی عبادت کا ثواب کوئی شخص دوسرے

کے لئے کردے تو وہ اُسے پہنچے گا اور اس سے اس کو فائدہ ملے گا، جسے ہدیہ کیا ہے وہ زندہ ہو یا وفات پاچکا ہو۔اھ۔ بنایہ۔ ہم نے شرح کی یہ طویل عبارت اس لئے نقل کردی کہ اس میں متعدد فوائد ہیں۔(ت)

یوں بھی اس نیتِ محمود میں کچھ خلل نہیں، اگرچہ افضل وہی تھا کہ صرف فقراء پر تصدق کرتے کہ جب مقصود ایصالِ ثواب تو وہی کام مناسب تر جس میں ثواب اکثر و وافر، پھر بھی اصلِ مقصود مفقود نہیں، جبکہ نیت ثواب پہنچانا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۹، صفحہ ٦٦٨ تا ٦٧١)

مسئلہ: ۔۔۔۔۔ جو کھانا بہ نیتِ خاص برائے یصالِ ثواب خواہ بزرگانِ دین سے ہوں یا عام مسلمان، پکوایا جائے تو اس کھانے کو اغنیا (مالدار لوگ) کھا سکتے ہیں؟

الجواب: ۔۔۔اغنیا بھی کھا سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترحم، جلد ۹، صفحہ ٦١٠)

مسئلہ: ۔۔مقولہ "طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ"، (طعام میت دل کو مردہ کردیتا ہے۔ت) مستند قول ہے، اگر مستند ہے تو اس کے کیا معنیٰ ہیں؟

الجواب: ۔۔۔۔۔ یہ تجربہ کی بات ہے وراس کے معنیٰ یہ ہیں کہ جو طعامِ میت کے مُتمنّی رہتے ہیں اُن کا دل مرجاتا ہے، ذکر و طاعتِ الٰہی کے لئے حیات و چستی اُس میں نہیں رہتی کہ وہ اپنے پیٹ کے لقمہ کے لئے موتِ مسلمین کے منتظر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل، اور اُس کی لذت میں شاغل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ شریف مترجم، جلد ۹، صفحہ ٦٦٧)

★★★

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حسن سُنی ہے پھر افراط وتفریط اُس سے کیوں کر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش اربابِ سنت کی

تاجدار اہل سنت عارف باللہ

حضور سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا مصدقہ اور مشاہیر علماء کرام کا فتویٰ

۲۲/رجب شریف

کو حضرت امام جعفر صادق کی فاتحہ یعنی

کونڈے کرنا غلط نہیں

مرتب: نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت شہزادۂ معصوم ملت

حضرت مولانا مفتی **محمد مہران رضا خاں** حشمتی صاحب قبلہ

آستانۂ عالیہ حشمتیہ، صدر المدرسین الجامعۃ الحشمتیہ

مشاہد نگر، گونڈہ

ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف جنوری ۱۹۶۴ء کا

کھلا چیلنج

۲۲؍رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ شرعاً جائز ہے۔

وہابیہ جو ایصال ثواب کے منکر ہیں اب اہل سنت کو فریب دینے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ ۲۲؍رجب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہ تاریخ ولادت ہے نہ تاریخ وفات۔ لہٰذا اس تاریخ پر فاتحہ ہی ناجائز ہے۔ مسلمان اس فریب میں نہ آئیں اور مقررہ تاریخوں پر فاتحہ اور ایصال ثواب کرتے رہیں۔ کسی معترض یا معترضین کا یہ اعتراض قابل توجہ ہی نہیں ہے کہ ۲۲؍رجب حضرت امام جعفر صادق کی تاریخ ولادت ہے نہ تاریخ وفات۔ اگر ہم یہ بھی تسلیم کر لیں کہ یہ تاریخ ولادت ووفات نہیں ہے تو بھی ۲۲؍رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی فاتحہ نہ کرنے کی کونسی دلیل ہے؟۔

اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ ۲۲؍رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ نہیں ہو سکتی تو اس کو مبلغ پانچ سو

روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ۲۲/ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام فاتحہ میں شامل کرلیا جائے۔ معترض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تاریخ وفات کا غلط حوالہ دیا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وفات ۴/ رجب ۶۰ھ ہے ۔اور حضرت امام جعفر صادق کی تاریخ وفات ۱۵/ رجب ۱۴۸ھ ہے۔ یہاں ایک بات اور بھی قابل غور ہے کہ ۱۱/ ربیع الآخر (کہ اس تاریخ میں مسلمان عموماً گیارہویں شریف کی نیاز کرتے ہیں) حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہ تاریخ ولادت ہے اور نہ تاریخ وصال۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کا متفق علیہ معمول یہی ہے کہ اسی ۱۱/ تاریخ کو حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ہوتی اور ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوے مندرجہ احکام شریعت کو پیش کرنا بھی مسلمانوں کو فریب دینا ہے۔ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ کہ ”وہ

جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے" مطلقاً دشمنانِ صحابۂ کرام کے متعلق ہے نہ کہ ایصال ثواب کرنے والوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے نادان اور اندھی سمجھ والوں سے محفوظ رکھے۔

بہرحال ہمارا اعلان یہ ہے کہ اگر معترض یہ ثابت کردے کہ ۲۲/رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ نہیں ہوسکتی تو اس کو مبلغ پانچ سو روپے انعام دئے جائیں گے۔(۱)

(ادارہ) (ماخوذ ز ماہنامہ "نوری کرن" بریلی شریف ماہ جنوری ۱۹۶۴ء)

(۱) یہ پانچ سو روپے کا اعلان ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف کی جانب سے ہے۔ جو "نوری کرن" نے ۱۹۶۴ء میں کیا تھا۔ ہم ان پانچ سو کا ذمہ بھی لیتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ ثابت کردے کہ ۲۲/رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ نہیں ہوسکتی تو اس کو پانچسو روپیہ یہ اور ایک لاکھ ہمارے ملا کر مبلغ ایک لاکھ پانچ سو روپیہ انعام دیا جائے گا، (مرتب)

☆☆☆
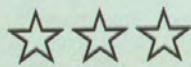
حضور سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا

مصدقہ فتویٰ

سائل جناب محمد علیم صاحب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلے میں کہ ۲۲؍رجب کو فاتحہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ہونا چاہئے یا نہیں، یا کس کا فاتحہ ہونا چاہئے؟

الجواب: فاتحہ کی اصل ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب اہل سنت و جماعت کے نزدیک جائز و مستحسن ہے اور ثواب پہنچتا ہے۔ کتب فقہ وعقائد میں تصریح ہے کہ اپنے اعمال خواہ بدنی ہوں یا مالی دوسرے کو ثواب پہنچانے سے انہیں ثواب ملتا ہے اور اس کو بھی ثواب ملتا ہے اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار میں ہے۔ الاصل ان کل من اتی بعبادۃ ماله ان یجعل ثوابها لغیرہ وان نواها عند الفعل لنفسه بظاهر الادلة علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں: قوله بعبادة مااى سواء كانت صلاة اوصوما اوصدقة اوقرأة اوذكرا اوطوافا او حجا او عمرة اوغير ذلك من زيارة قبور الانبياء عليهم

الصلاة والسلام والشهداء والصالحين وتكفين الموتیٰ وجميع انواع البر کمافی الهندية وقدمنا فی الزکوة عن التاتار خانيه من المحيط الافضل لمن يتصدق نفل ان نویٰ لجميع المؤمنين والمؤ منات لانها تصل ولا ينقص من اجره شئ اسی طرح ہدایہ نور الایضاح مراقی الفلاح شرح فقہ اکبر شرح عقائد نسفی وغیرہا کتب معتبرہ میں ایصال ثواب کے جائز ہونے کی تصریح ہے۔

۲۲/رجب کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کرانا شرعاً جائز ہے اور دوسرے بزرگوں کی بھی فاتحہ دلانا جائز ہے کہ اصل جائز ہے اور باعث نفع وثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ القاضی محمد عبدالرحیم بستوی خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

الجواب صحیح: فقیر مصطفی رضا قادری غفرلہٗ (مہر)

(ماخوذ از ماہنامہ ''نوری کرن'' بریلی شریف ماہ جنوری ۱۹۶۴ء)

مناظر اہل سنت شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد سردار احمد صاحب قبلہ کا فتویٰ

حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد لائل پوری بانی دارالعلوم مظہر اسلام لائل پور فرماتے ہیں:

''سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی فاتحہ کے لئے ۲۲/رجب کو کونڈے بھی شرعاً جائز و باعث خیر و برکت ہے۔ مخالفین اہل سنت اس کو بلا دلیل بدعت و حرام قرار دیتے ہیں''۔

(ماخوذ از ''کونڈوں کی فضیلت'' ص، ۷، ۸)

مفتیٔ پاکستان علامہ ابوالبرکات صاحب کا فتویٰ

حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''گیارہویں شریف، شب برأت، عرس و چہلم کی طرح ۲۲/رجب المرجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نیاز کے لئے کونڈے بھرنا بھی اہل سنت کے معمولات میں سے ہے۔ اور اس کے جواز کے وہی دلائل ہیں جو فاتحہ ایصال ثواب وغیرہ کے ہیں۔

(ماخوذ از ''کونڈوں کی فضیلت'' ص ۸)

مفتی احمد یار خاں صاحب کا فتویٰ

حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی ثم گجراتی فرماتے ہیں:

رجب شریف کے مہینہ کی ۲۲/تاریخ کو یو پی میں کونڈے ہوتے ہیں اور سوا سیر میدہ، سواؤ پاؤ شکر، سواؤ پاؤ گھی کی پوریاں بنا کر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی فاتحہ کرتے ہیں فاتحہ

ہر برتن میں ہر کونڈے پر ہو جائے گی۔ اگر صرف زیادہ صفائی کے لئے نئے کونڈے منگالیں تو حرج نہیں۔ دوسری فاتحہ کے کھانوں کی طرح اس کو بھی باہر بھیجا جاسکتا ہے۔ بائیسویں رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرنے سے بہت اڑی ہوئی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

(ماخوذ از ''کونڈوں کی فضیلت'' ص ۸)

حضرت علامہ مفتی ابوداؤد صاحب قبلہ کا فتویٰ

حضرت علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق امیر جماعت رضائے مصطفی گوجرانوالہ فرماتے ہیں:

''رجب شریف کا ختم شریف سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ۲۲/رجب کا ختم شریف وایصال ثواب اہل سنت وجماعت میں معمول ومعروف ہے۔ مخالفین اہل سنت ومنکرین گیارہویں چونکہ محبوبان خداوبزرگان دین کی یاد منانے اور ختم شریف دلانے کے شروع ہی سے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ میلاد وعرس وگیارہویں کی طرح ۲۲/رجب کے (فاتحہ کے) خلاف بھی بلاوجہ واویلا کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ''کونڈوں کی فضیلت'' ص ۱۰)

کونڈے کی فاتحہ پر وہابیہ کا اعتراض اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

جواب

ایک بار حضرت مولینا عبد الغنی صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کانپوری صدر اول جماعت اہل سنت مارہرہ مطہرہ نے حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کونڈوں والی ۲۲/رجب شریف کی نیاز مبارک اُس کے آدابِ خاص کورے صاف کونڈوں میں پوریاں رکھنے وغیرہ کے ساتھ دِلائی تھی۔ اور حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت بھی وہاں موجود تھے اور مولوی عبد الرزاق صاحب مولٰینا عبد الغنی صاحب مرحوم کے والد بھی جن کی نسبت خود مولٰینا عبد الغنی صاحب فرماتے تھے کہ ان میں مداہنت ہے وہ بھی تھے۔ اُنہوں نے اپنے صاحبزادے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا

کہ تم اِس نیاز کا تو یہ اہتمام خاص کرتے ہو جو بارہویں شریف کا بھی نہیں کرتے۔ جبھی تو وہابیہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ لوگ بزرگانِ دین کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بھی زیادہ محبوب و معظم مانتے ہیں۔ مولٰینا عبدالغنی صاحب نے جواب کے لئے حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کرایا۔ تو حضرت نے برجستہ فرمایا کہ اس کوڑھ مغز وہابی ملعون سے کہئے کہ تو جو رات میں اپنی بیوی کو چپر کھٹ پر لٹاتا اور جس طرح اُسے دبوچ لیتا اور چومتا چاٹتا ہے کیا ایسے ہی اپنی اماں جان سے بھی کرتا ہے؟ تو تو نے اپنی بیوی کو اپنی اماں سے زیادہ معظم و محبوب رکھا اور حقیقت یہ کہ ؎

''ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد''

پھر بزرگانِ دین کی عظمت و محبت سُنّی مسلمان اسی لئے تو کرتے ہیں کہ وہ رسول کی بارگاہ میں محبوب و معظم ہیں۔ تو ان کی عظمت و محبت اسی طرح عینِ محبت و عظمت رسول ہے۔ علیہ الصلاۃ

والسلام۔ نیازمندانِ خاص اپنے استاد اور مرشد اور مربی کے حضور
میں اُس کے بچوں کو پیار کرتے اُنہیں گود میں بیٹھاتے، اُن کو تحفے
اور ہدیے پیش کرتے ہیں کہ اس طرح یہ ہمارا مرشد اور استاد اور
مربی ہمیں اپنے پیارے بچوں کا محب و مخلص و خادمِ خاص جان کر
ہم سے خوش ہو اور وہ استاد اور مرشد اور مربی اُسے اپنے ہی ساتھ
اپنے اُن نیاز مندوں کی محبت و تعظیم سمجھ کر اُن سے خوش ہوتا اور اُن
کو اپنے لطف و عنایت کے انعام و اکرام سے سر بلند کرتا ہے۔ تو
وہابیہ ملاعنہ کا وہ اعتراض صرف محبانِ خدا سے اُن کے عناد و عداوت
پر مبنی اور اُسی سے ناشی ہے۔

(''اہلِ سنت کی آواز'' مارہرہ مطہرہ، جلد دوم، صفحہ ۸، ۹)

☆☆☆
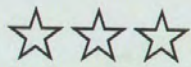
عرض مرتب

لہٰذا اے میرے بھولے بھالے سیدھے سادے سُنی مسلمان بھائیوں! آج کل کے کم پڑھے لکھے اور جاہل قسم کے مولویوں کی ہر گز مت سنو۔ ۲۲/رجب کو ہمارے باپ دادا بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ یعنی کونڈے کرتے چلے آئے۔ آپ بھی ۲۲/رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ یعنی کونڈے کرتے رہو۔ ۲۲/رجب کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ یعنی کونڈے کرنا ہر گز غلط نہیں۔ جو اسے غلط کہتا ہے وہ خود غلط ہے۔

☆☆☆
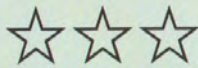
پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفیٰ میں آ پائے رسول تھام لے

از قلم: حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہل سنت قدس سرہٗ
تاجدار مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدوۃ الکاملین، زبدۃ العارفین سید نا شاہ
ابوالحسین احمد نوری عرف اچھے میاں صاحب
قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

نوری پیغام اہلسنت کے نام

وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، رافضیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

کوئی آزادی کا قائل دہریت کا مائل ہے، قید مذہب لغو وفضول امتیاز مذہب باطل ومخذول، برخلاف حکم خدا ورسول سب بد مذہبوں سے اتفاق و اتحاد مقبول، تمدن ترقی تہذیب روشنی قومی ہمدردی کے طویل دعوے، پاس دین وحفظ مذہب پر تعصب نفسانیت خودکشی سر پھٹول کے فتوے۔ پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سنی ہی کہتے ہیں، سنی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں ''تاسنیت نشد زنبیل عیاراں شد'' قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں، اے سچے سنیو! عموماً اور

اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روز قیامت خدا اور رسول وروحانیت شریعت وسنیت کو منھ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب وحضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں صاحب وحضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی حضور آل رسول احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ وتعلق رکھنا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیو بندیوں، ان مدعیان سنت گندم نما جوفروشوں، حق پوشوں، باطل کوشوں کے سایہ سے دور بھاگے، ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے۔

مسلمانان اہلسنت کے لئے ایک انمول دستور العلمل۔

وصیّت مبارکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ'

پیارے بھائیو! **لاادری مابقائی فیکم** مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں، تین ہی وقت ہوتے ہیں بچپن، جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا جوانی آئی، جوانی گئی بڑھاپا آیا اب کون سا چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے ایک موت ہی باقی ہے، اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں، اور میں آپ لوگوں کو سناتا ہوں مگر

بظاہر اب اس کی امید نہیں، اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو
کرنا چاہتا ہوں، ایک تو اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی اور دوسری خود میری تم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی
بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں
کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، اور تمہیں اپنے ساتھ
جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی
ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی
ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور سب سے نئے گاندھوی
جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا، یہ سب بھیڑئے ہیں
، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، ان کے حملوں سے ایمان بچاؤ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رب العزۃ جل جلالہ کے
نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن
ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے
ہیں کہ یہ نور ہم سے لے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے
روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان
کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے
سچی عداوت، جس سے اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ

آلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہوجاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، **میں پونے چودہ برس کی عمر سے یہی بتاتا رہا** اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کی حمایت کے لیے کسی بندے کو کھڑا کردے گا، مگر نہیں معلوم میرے بعد جو آئے کیسا ہو اور تمہیں کیا بتائے، اس لیے ان باتوں کو خوب سُن لو، حجۃ اللہ قائم ہو چکی اب میں قبر سے اُٹھ کر تمہارے پاس بتانے نہ آؤنگا، جس نے اِسے سُنا اور مانا قیامت کے دن اس کے لیے نور و نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لیے ظلمت و ہلاکت۔ یہ تو خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وصیّت ہے جو یہاں موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں تو **حاضرین پر فرض ھے کہ غائبین کو اس سے آگاہ کریں۔**

☆☆☆